ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویأمرون بالمعروف
وینھون عن المنکر واولئک ھم المفلحون

اور ہو جائے تم میں سے ایک گروہ جو نیکی کی طرف بلائے اور بھلائی کا حکم کرے
اور بدی سے منع کرے اور ایسے لوگ ہی مفلح ہوتے ہیں

رسالہ تشحیذ الاذہان

ایڈیٹر - صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب

جلد ۱ | بابت ماہ رجب المرجب ۱۳۲۶ ہجری المقدس | نمبر ۱۰

فہرست مضامین

حضرت اقدس کی وفات پر بعض اخباروں کی رائے — ایڈیٹر — ۳۲۹ - ۳۳۵

عصر جدید ص ۳۳۵-۳۴۸

ڈائری حضرت اقدس ص ۳۴۹-۳۵۲ ایڈیٹر

دار الکتب احمدیہ ٹائٹل پیج د — ایڈیٹر

ضروری اطلاع " ب — منیجر

باہتمام حافظ عبد الرحیم منیجر رسالہ تشحیذ الاذہان ۱۰- رجب المرجب ۱۳۲۶ ہجری کو قادیان سے شائع ہوا

ضروری اطلاع

یکم - جمادی الثانی ۱۳۲۶ھ ہجری المقدس مطابق - یکم جولائی ۱۹۰۸ء سے تشحیذ الاذہان کا حساب کتاب انگریزی مہینوں کی بجائے قمری مہینوں میں کر دیا گیا ہے۔ انگریزی سال کے مطابق یہ آٹھواں پرچہ شائع کیا جاتا ہے۔ حالانکہ قمری حساب سے اب ساتواں پرچہ چاہیئے تھا اس لیئے ..... اس دفعہ بجائے اس کے کہ ۱۲ - پرچے نکالنے کے بعد دسمبر میں سال ختم کیا جاتا - انشاء اللہ تعالےٰ ۱۳ - پرچے نکالکر ذی الحجہ میں سال ختم کیا جائیگا - اس صورت میں چونکہ ہمیں ایک پرچہ زائد دینا پڑیگا - اور پہلے بھی بہت سے صفحات زائد دیے جا چکے ہیں۔ اور تشحیذ الاذہان کا فنڈ ایسے زاید اخراجات کو برداشت نہیں کر سکتا اس لیئے سال کے آخر تک آئندہ پرچوں کا حجم ۳۲ صفحے ہوا کریگا - انشاء اللہ تعالےٰ -

اس دفعہ بعض وجوہات سے صرف ۲۴ - صفحے کا رسالہ شائع کیا جاتا ہے -

مینجر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

حضرت اقدسؑ کی وفات پر بعض اخبار و نکی رائے

مَیں مناسب سمجھتا ہوں کہ حضرت اقدسؑ کی وفات پر بعض مخالف اخباروں کی رائے درج کروں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت اقدسؑ نے دنیا میں کسقدر شہرت پائی اور اہل اسلام اور دیگر مذاہب کے لوگوں نے بھی آپ کی اسلامی خدمتوں کو مانا اور اُنکی ذاتی بزرگی کا اقرار کیا۔ چنانچہ سب سے پہلے مَیں اخبار ٹائمز کی رائے میں سے چند فقرات نقل کرتا ہوں۔

یہ اخبار لنڈن سے شایع ہوتا ہے اور دنیا کے سب سے بڑے اخبارات میں شمار ہوتا ہے۔

ماخوذ از سول اینڈ ملٹری گزٹ مورخہ ۹ جولائی سنہ ۱۹۰۸ء

"مرزا صاحب جنہوں نے ستر برس کی عمر پائی قادیان ضلع گورداسپور میں جاگیردار تھے اور ذات کے مغل تھے..... کہ مرزا صاحب شکل و شباہت میں معزز ہیں وجود میں ایک تاثیر جاذبہ رکھتے ہیں۔ اور خوب تیز ذہن والے ہیں ..... آپ تحریر فرماتے ہیں کہ اگرچہ یسوع مسیح پلیٹائن میں مصلوب ہوئے تھے مگر وہ وہاں فوت نہیں ہوئے بلکہ مشرق کو

چلے گئے۔ اور آخرش کشمیر کے دار الخلافہ سری نگر میں آپنے انتقال فرمایا۔ مسیح کے کئی بار کے ظہور کے مسئلہ کو لیکر آپنے یہ تعلیم فرمائی کہ جیسا یسوع حضرت موسیٰ کے مسیح تھے ویسی ہی مَیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مسیح ہوں۔ اور آپنے دعویٰ کیا کہ مجھے اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس سچے ایمان کو واپس لانے کے لیے مبعوث فرمایا ہے جسے یہودیوں عیسائیوں اور مسلمانوں نے خراب کر دیا ہے۔ آپ اس بات کے بھی مدعی تھے۔ کہ مَیں نے کئی پیشگوئیاں کی ہیں اور یسوع سے بھی بڑھکر معجزات دکھلائے ہیں۔ پُرانے خیالات کے مسلمان اس تعلیم کو ملحدانہ وکافرانہ خیال کرتے ہیں لیکن مرزا صاحب کے پیروؤں میں صرف جاہل نہیں ہیں بلکہ بہت سے اعلیٰ اور عمدہ تعلیم یافتہ ہیں۔

مرزا صاحب کا دعویٰ کہ ان کے مرید ستر ہزار یا اسّی ہزار ہیں بیشک بہت مبالغہ آمیز ہے اگرچہ آخری مردم شماری میں بھی نوجوان پیروؤں کی تعداد اصل نمبر سے غالباً بہت کم تھی۔ ڈاکٹر گرسولڈ کا تخمینہ جو انہوں نے سرکاری (تعداد) مردم شماری کی اشاعت کے بعد ہی لگایا تھا دس[1] ہزار مریدین کا ہے۔ جسے ہم غیر وسیع نہیں کہہ سکتے

---

[1] یہ تعداد بالکل غلط ہے کیونکہ ڈاکٹر گرسولڈ نے یہ اندازہ اسوقت شایع کیا تھا جب مریدین کی تعداد کم تھی اور اسوقت بھی غلط اندازہ لگایا گیا تھا۔ کیوں کہ مردم شماری میں صرف بمبئی کے حلقہ میں گیارہ ہزار احمدی شمار کیے گئے تھے پھر ہندوستان میں کیا ستر ہزار سے کم ہوں۔ اور آجکل تو خدا کے فضل سے چار لاکھ کے قریب جماعت ہے۔ منہ

یہ بات کہ یہ سلسلہ پورا پورا با امن اور پابند قانون ہے اس کے بانی کے لیے قابل فخر ہے ۔۔۔۔ آپ لوگوں کو دھوکا دینا نہیں چاہتے تھے ۔ اپنی وفات کیوقت آپ لاہور میں ایک انجمن کے قیام کے لیے انتظام کر رہے تھے ۔ جسکا مدعا ہندو مسلمانوں میں اتحاد اور نیک ظنی کا ترقی دینا تھا ۔

دی یونیٹی اینڈ دی سٹری کلکتہ مورخہ ۷ جون

مرزا غلام احمد صاحب کی جو پنجاب میں قادیانی نبی کے نام سے مشہور ہیں وفات کی خبر شایع کی گئی ہے ۔ مرحوم بہت ہی دلچسپ شخص تھا ۔ خلفاء کے عہد سے یہ ظاہر و باہر رہا ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صفات کے مختلف شعبے رکھنے والے آدمی مسلمانوں میں بھیجے جاتے رہے ہیں ۔ عبادت کا جوش جو نبی عربی سے خصوصیت رکھتا تھا بعض میں بہت زیادہ ہوتا ہے اور زبردستی مذہب پھیلانے کا جوش دوسروں میں پایا جاتا ہے جبکہ بعض کو لطف اور عاجزی کا وارث بنایا گیا ہے ۔ قادیانی نبی کو پیشگوئی کرنے کا انعام عطا ہوا تھا ۔ اپنی تعلیم میں اس لیے ملہم ہونیکا دعوی کیا اور اپنے آپ کو نبی کے نام سے ملقب فرمایا ہے ۔ چال چلن اور ایمان کے زور سے اس نے بیس ہزار مرید بنا لیے تھے ۔ آپ ایک عالم آدمی تھے ۔ اور آپ صرف اپنے ہی مذہب سے پوری پوری واقفیت نہ رکھتے تھے بلکہ عیسائیت اور ہندو مذہب کے بھی خوب جاننے والے تھے ۔ آپ کا میگزین جسکا نام ریویو آف ریلیجنز ہے اور جسکو بڑی قابلیت سے چلایا جاتا ہے آپ کی طاقت

تنقید کی بالکل کو ظاہر کرتا تھا۔ ان کو بھی مذہبی اتحاد کا خیال تھا جو فی زمانہ مذہبی دنیا پر خوب پھیلا ہوا ہے۔ آپنے ہندو مذہب کے ضروری ضروری مسائل کو اسلام اور عیسائیت کے ضروری مسائل سے تطبیق دینے کی کوشش فرمائی۔ لیکن آپنے عیسائیت کے بعض مسائل کی خوب دل بھر کر قلعی کھولی ہے۔ جن کو آپ غلط خیال کرتے تھے۔ آپ ہمیشہ سلطنت سے وفاداری کی تعلیم دیتے رہے اور آپکا لائل مینیفیسٹو جو آپنے تھوڑی مدت گذری شایع فرمایا تھا آپکے مریدوں اور ہم مذہبوں کو بہت مفید پڑا ہے۔ ایسے آدمی کی وفات قوم کے لیے افسوسناک ہے۔

علیگڈھ انسٹیٹیوٹ گزٹ

مرحوم ایک مانے ہوئے مصنف اور مرزائی فرقہ کے بانی تھے۔ آپ کی پیدایش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں ہوئی۔ مشرقی علوم میں آپنے کامل تعلیم حاصل کی۔ زندگی کے آخری دن تک کتابوں کے عاشق رہے اور دنیوی پیشوں سے پرہیز کرتے رہے چند سال سیالکوٹ میں سرکاری ملازم رہے لیکن استعفا دیکر اپنے گھر قادیان پنجاب میں آرہے ۱۸۷۴ء سے ۱۸۷۶ء تک شمشیر قلم عیسائیوں آریوں اور برہمو صاحبان کے خلاف خوب چلایا۔ آپنے ۱۸۸۰ء میں تصنیف کا کام شروع کیا۔ آپ کی پہلی کتاب اسلام کے ڈیفنس میں تھی جس کے جواب کے لیے آپنے دسہزار روپیہ انعام رکھا تھا آپنے انیسویں صدی کے لیے مسیح ہونیکا دعوے کیا۔ ۱۸۸۹ء میں بیعت لینی شروع کی مبایعین کی تعداد ۱۵ ہزار بتلائی جاتی ہے۔ وہ

اکثر دیگر مذہبوں کے عالموں سے بھی ملتے رہے۔ اور کئی دفعہ آپ کو کافر قرار دیا گیا۔ اور آپ پر اکثر مقدمات کیے گئے اور آپنے اپنی تصنیف کردہ اسّی کتابیں پیچھے چھوڑی ہیں۔ جن میں سے بیش عربی زبان میں ہیں..... بیشک مرحوم اسلام کا ایک بڑا پہلوان تھا۔

سول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور تحریر کرتا ہے

مرزا غلام احمد خانصاحب ساکن قادیان ضلع گورداسپور جن کا وصال اللہ تعالےٰ سے گذشتہ منگل کو ۶۹ برس کی عمر میں لاہور میں ہوا۔ ایک مشہور و معروف اسلامی واعظ اور سلسلہ احمدیہ کے بانی تھے اس سلسلہ کے پیروؤں کی تعداد بیس ہزار بتلائی جاتی ہے۔ مرزا صاحب جن کی بہت عزت کیجاتی تھی کئی سال ہوئے کہ سرکاری ملازم تھے۔ لیکن انہوں نے مذہبی تعلیمی کام میں مشغول ہونیکی خاطر اس ملازمت سے استعفا دیدیا تھا۔ چونکہ آپ خود جاگیردار اور زمیندار تھے آپ قانون اور انتظام کے قیام کے لیے اپنے ہم مذہبوں میں اپنے اثر کو کام میں لائے۔ وہ لاہور میں ہندو مسلمانوں میں اتحاد اور اتفاق کے بڑھانے کے لیے ایک انجمن قایم کرنے کے لیے تشریف لائے تھے۔ اپنی وفات سے دو دن پیشتر آپنے چند ہندو معززین سے ملاقات کی۔ جن سے آپنے اپنے اس خیال کے پورا کرنے کے لیے مدد چاہی۔ آپ کی میت شریف قادیان لے گیے ہیں جو اس سلسلہ کا

جسکے آپ بانی اور سرواستھے ہیڈ کوارٹر ہے۔ انکی دفن ہونے کی رسومات وہاں پوری ہونگی۔

آریہ پتر کا لاہور لکھتا ہے۔

ہر ایک آدمی کی زندگی کی دو نیک اور بد حالتیں ہوتی ہیں اور اسکی وفات کے بعد اس کی نیک صورت کو دیکھنا ہی انسانیت ہے۔ مرزا صاحب قادیانی باوجود تمام کمزوریوں کے دعویٰ کرتے تھے کہ انہوں نے زندگی کا ایک بڑا حصہ مذہب کی خاطر خرچ کیا ہے مذہبی معاملات پر آپ کے خیالات کی خوبی خواہ کچھ ہی ہو آپ کا نام ایک انجمن سے متعلق ہوگیا ہے جسکو آپنے بنایا تھا۔ جو کچھ مرزا صاحب نے اسلام کی ترقی کے لیے کیا ہے اسے مسلمان ہی خوب جج کرسکتے ہیں مگر ایک قابل نوٹس بات جو آپ کی تصانیف میں پائی جاتی ہے جو دوسروں کو بھی معلوم ہوسکتی ہے وہ یہ ہے کہ عام طور پر جو اسلام دوسرے مسلمانوں میں پایا جاتا ہے اس کی نسبت آپکے خیالات اسلام کے متعلق زیادہ وسیع اور زیادہ قابل برداشت تھے۔ مرزا صاحب کے تعلقات آریہ سماج سے کبھی بھی دوستانہ نہیں ہوئے اور جب ہم آریہ سماج کی گذشتہ تاریخ کو یاد کرتے ہیں تو انکا وجود ہمارے سینوں میں بڑا جوش پیدا کرتا ہے۔

رسالہ اندر لاہور بابت اگست ۱۹۰۸ء

.....اگر ہم غلطی نہیں کرتے۔ تو مرزا غلام احمد صاحب ایک صفت میں حضرت محمد (صلعم) صاحب سے

بہت مشابہت رکھتے تھے۔ اور وہ صفت انکا استقلال تھا۔ خواہ وہ کسی مقصد کو.... لیکر تھا۔ اور ہم خوش ہیں کہ وہ آخری دم تک اسپر ڈٹے رہے۔ اور ہزاروں مخالفتوں کے باوجود ذرا بھی لغزش نہیں کھائی..... امید ہے کہ مرزا صاحب کے جانشین احمدی قوم کے شیرازے کو بکھرنے نہیں دینگے۔ بلکہ وہ یک دل و جان ہو کر مسلمانوں کو جہاد جیسے خطرناک مسائل سے نکالنے کی کوشش کرتے رہیں گے۔

عصر جدید

رسالہ عصر جدید کے پرچہ ماہ جون میں ایک مضمون جسکا ہیڈنگ الانصاف تھا نکلا ہے۔ جس میں صاحب مضمون نے جو اپنا نام بتانا تقیہ کے برخلاف سمجھتے ہیں قادیانی جماعت کے خاتمہ پر بحث کی ہے اس مضمون کا جواب لکھنے سے پہلے میں اسقدر لکھنا ضروری سمجھتا ہوں کہ ایڈیٹر عصر جدید کو احمدی جماعت سے ہمیشہ دلچسپی رہی ہے اور جب کبھی آپ سے ہو سکا آپنے کوشش کی ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ اور اُن کے پیروان پر کوئی ذلیل نیش زنی کریں۔ چنانچہ آپکے ایک دو مضامین کا جواب رسالہ ریویو آف ریلیجنز میں شایع بھی ہو چکا ہے چونکہ آپ کا مذہب شیعہ ہے اس لیے بیجا طعن و تشنیع سے کچھ پرہیز نہیں۔ غرض یہ مضمون انکے کسی ہم خیال کی طرف سے جس نے اپنا نام مادروں را بنگریم و حال را بتا یا ہے شایع ہوا ہے اور آپنے اُس کے کسی خیال کی تردید نہیں کی مضمون متانت سے بالکل گرا ہوا اور تہذیب سے کوسوں دُور ہے اور ناول کی طرز پر زید اور عبد اللہ کی گفتگو کے پیرایہ میں ہے اگر راقم مضمون واقعی عبد اللہ ہیں اور وہی عبد اللہ جن کو مولوی نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح کے برخلاف لکھنا شرعاً و انصافاً کسی طرح بھی جائز نہیں تو ہمکو

افسوس ہے کہ انہوں نے احسان فراموشی سے کام لیا ہے۔ خیر اس بات سے
ہمکو کچھ بحث نہیں کہ آیا ان کا نام عبداللہ ہے یا نہیں یا وہ کونسے عبداللہ ہیں بلکہ
ہم اصل مضمون کے جواب لکھنے کی طرف متوجہ ہوتے ہیں آپنے لکھا ہے کہ
"مرزا صاحب کی وفات اُن کے مریدین اور نامور مخالفین کی نظر میں ایک نمایاں واقعہ
ہے لیکن اصلی مذہبی دنیا پر اُس کا کچھ اثر نہیں"۔ مگر افسوس ہے کہ یہ بات لکھتے ہوئے
خود آپنے اِس مسئلہ کو اہم سمجھا ہے کیونکہ اگر آپ اس مسئلہ کو اہم نہ سمجھتے تو یہ مضمون
کیوں لکھتے اور قادیانی جماعت کا خاتمہ کرنیکے لیے زور کیوں لگاتے اور اس کے
علاوہ آپ کو خیال رکھنا چاہیئے کہ نہ صرف حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے مریدوں
اور نامور مخالفوں نے ہی بلکہ دیگر اہل اسلام اور غیر مذاہب کے لوگوں نے بھی آپکی
وفات کو دنیا میں ایک واقعہ عظیمہ تصور کیا ہے اور اُنکی وفات کو محسوس کیا ہے
چنانچہ اردو اخباروں میں سے اخبار عام۔ پیسہ اخبار۔ وکیل۔ البشیر۔ نسیم
یونین گزٹ بریلی کے علاوہ اور کئی اخباروں میں آپکی وفات پر جو مضامین نکلے
ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ کیا مسلمان اور کیا ہندو سبنے آپکی ذات بابرکات
سے جو فوائد اسلام کو پہنچے ہیں اُس کو تسلیم کیا ہے۔ چنانچہ بعض اخباروں
نے صاف طور سے لکھا ہے کہ خواہ ہم اُن کے دعوائے مسیحائی کو مانیں یا
نہ مانیں مگر اس بات سے انکار نہیں ہوسکتا کہ آپ کا ایک ایک نقطہ مردہ دلوں کے
لیے مسیحائی سے کم اثر نہ رکھتا تھا۔ پھر انگریزی اخباروں میں بھی آپ کی نسبت
بہت سے مضامین شایع ہوئے ہیں چنانچہ ٹائیمز آف لنڈن۔ پایونیر۔ سول اینڈ ملٹری گزٹ

ٹائمز آف انڈیا۔ انگلشمین۔ سٹیٹسمین۔ امرت بازار پتریکا۔ بنگالی۔ ٹریبیون۔ ایزرور اور دیگر بہت سے ولایت امریکہ اور ہندوستان کے اخباروں نے اسبات کو تسلیم کیا ہے کہ وہ ایک پُرجوش مسلمان تھے اور باوجود ان میں سے اکثروں کے عیسائی ہونیکے انہوں نے اقرار کیا ہے کہ آپنے مذہب اسلام کو خوب اچھی طرح سے روشن کیا چنانچہ پایونیر تو یہاں تک لکھتا ہے کہ مرزا صاحب کے مقابلہ پر لاٹ پادری نے شکست کھائی اور اپنے مذہب کی خوبیاں نہ بتا سکا۔ پس آپکا یہ کہنا کہ یہ ایک معمولی واقعہ ہے کہاں تک صحیح ہو سکتا ہے۔ ہاں اس حد تک درست ہے کہ کل انسان فوت ہوا ہی کرتے ہیں اگر مرزا صاحب فوت ہو گئے تو کیا ہوا۔ اور آپ کا یہ لکھنا کہ اس سے سلسلہ میں انحطاط اور ضعف شروع ہو جائیگا بالکل غلط ہے کیونکہ اگر حضرت مسیح موعودؑ کا اپنا بنایا ہوا سلسلہ ہوتا تو انکی وفات سے اُس میں ضعف آنیکا اندیشہ ہو سکتا تھا لیکن جب اس کی بنیاد رکھنے والا خدائے حیّ وقیوم ہے تو پھر ایسا خیال کرنا محض نادانی ہے۔

پھر آپنے لکھا ہے کہ مرزا صاحب نے ابن اللہ ہونیکا دعویٰ کیا سو یاد رہے کہ جس طرز پر آپنے تحریر فرمایا ہے ہرگز حضرت اقدسؑ نے اُس قسم کا دعویٰ نہیں کیا اور نہ جائز ہی سمجھتے تھے مسیح کی ابنیت کو توڑنا تو انکا کام تھا پھر خود دعوائے ابنیت کیطرح کر سکتے تھے ہاں چونکہ خدا تعالیٰ نے اپنا نام دنیا پر روشن کرنیکے لیے انکو چن لیا تھا اس لیے اگر انت منی بمنزلۃ ولدی کا شیریں اور میٹھا کلام انپر نازل کیا تو کیا حرج ہو گیا اور آپ کا یہ کہنا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے نعوذ باللہ آنحضرتؐ

سے بڑے ہونیکا دعویٰ کیا بالکل افترا ہے کیونکہ باوجود اُن تمام دعاوی کے جو آپ کرتے تھے آپ کو غلامِ احمدؐ ہونیکا فخر حاصل تھا اور آپ پکار پکار کر کہتے تھے کہ برتر گمان و وہم سے احمدؐ کی شان ہے ؛ جس کا غلام دیکھو مسیح الزمان ہے

اور پھر آپ کا قول تھا کہ

بعد از خدا بعشق محمدؐ مخمرم ؛ گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

پھر ایسے شخص پر جس کو نبی کریمؐ کے غلام ہونیکا فخر ہو اور جو اُن کے عشق میں محو ہو رہا ہو ایسا الزام لگانا کہ اس نے نعوذ باللہ ابن اللہ ہونے اور نبی کریمؐ سے بڑے ہونیکا دعویٰ کیا تھا کسقدر سخت ناانصافی ہے۔

پھر آپنے لکھا ہے کہ اگر مولوی نورالدین صاحب کو جو مرزا صاحب کے خلیفہ مقرر ہوئے ہیں حلف دیکر پوچھا جائے تو وہ بھی آپکے پورے دعووں کو نہیں مانتے۔ مگر افسوس کہ آپ کو اتنی شرم بھی نہیں آئی کہ آپ وہ بات لکھ رہے ہیں جسکا ایک ذرہ بھی آپ کو علم نہیں کیا لاتقف ما لیس لک بہ علم کا حکم آپ کو یاد نہیں جو اسقدر صریح جھوٹ بولتے ہوئے آپنے تامل نہیں کیا۔ ہر ایک بات یا تو اعتراضاً ہوتی ہی یا اُسکا علم قرائن سے ہوتا ہی مگر جبکہ صراحتاً اور کنایتاً ثابت ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیحؑ[1] نے اپنی زندگی اپنا جان و مال اور ہر چیز جو اُنکی تھی اس راستہ

---

[1] یہ مضمون مینے حضرت خلیفۃ المسیح مولوی نورالدین صاحب کو دکھایا تھا جسپر آپنے ایک نوٹ کیا ہے جو کہ میں راقم مضمون اور ایڈیٹر عصر جدید کے غور کرنے کے لیئے یہاں درج کرتا ہوں چاہیئے کہ اس کو دیکھ شرمندہ ہوں۔ وہ نوٹ یہ ہے۔

"میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر اعلان کرتا ہوں کہ میں مرزا صاحب کے تمام دعاوی کو دل سے مانتا اور یقین کرتا ہوں۔ اور انکے معتقدات کو نجات کا مدار ماننا میرا ایمان ہے۔ (نورالدین)"

میں قربان کر دی تو پھر یہ خیال آپ کو کہاں سے سوجھا اگر خشیتِ خدا نہ تھی تو دنیا کی ہی شرم کی ہوتی۔

پھر آپ نے لکھا ہے کہ آپ کے مرید و پیرو جو کہ نماز روزہ کے پابند ہیں اور خشیت اللہ کا دم بھرتے ہیں کوئی فخر کرنے کی بات نہیں کیونکہ بہت سے اور مدعیانِ نبوت کے مریدین بھی ایسے ہی گذرے ہیں لیکن آپنے یہ نہیں لکھا کہ پھر سچوں اور جھوٹوں میں فرق کیا ہے جبکہ صحابہؓ بھی نمازی اور پرہیز کار تھے اور خشیت اللہ سے کام لیتے تھے تو پھر مہدی سوڈانی کے پیرو ان جو بقول آپکے اِن باتوں میں کسی سے کم نہیں اُن سے کس بات میں کم ہوئے پس آپ اس دلیل سے احمدیوں کی نیکی پر ہی پانی نہیں پھیرتے بلکہ صحابہؓ کی بھی تحقیر کرتے ہیں اور تشیع کے باعث اگر آپکے نزدیک نبی کریمؐ کے صحابہ کرامؓ ایسے نہ تھے تو آپ مولیٰ مرتضیٰ کے ساتھ والوں اور خود حضرت علیؓ اور حسنینؓ کے اعمال پر بھی حملہ کرتے ہیں۔ آپ کو اس بات کا ثبوت دینا کہ اُن مدعیوں کے پیرو اں اُنکے حلقۂ اطاعت میں آتے ہیں ایک پاک اور صاف تبدیلی اپنے اندر پیدا کرتے ہیں۔ بہت مشکل ہو جائیگا۔ صرف ظاہری نماز روزہ سے ہی تبدیلی نہیں سمجھی جاتی بلکہ دل کی پاکیزگی سے انسان ترقی کرتا ہے اخلاق میں فرق نمایاں کا ہونا اعمالِ صالحہ کا بجالانا دین کو دنیا پر مقدم کرنا اور ہر قسم کے گناہوں سے بچنا یہ ایسی باتیں ہیں جو انسان کے اندرونہ کا حال بیان کرتی ہیں ورنہ کسی پولٹیکل یا قومی وجہ سے ایک لیڈر کی اطاعت کرنی اور اندھا دُھند لڑ کر جان دیدینی

ایسی باتیں نہیں ہیں کہ جن پر متقی ہونے کا فتوی دیدیا جائے اور اگر آپ
صحابہ کی زندگیون اور ان مدعیون کے پیرون کی زندگیون کا مقابلہ کرکے دیکھینگے
تو آپ کو معلوم ہو جائیگا۔ کہ جو فائدہ صحابہ نے دنیا کو پہنچایا ہے اُن کے مقابلہ
مین اِن لوگون نے سخت نقصان پہنچایا ہے۔ اور اسی طرح اگر آپ احمدیون اور
اُن لوگون کے حالات کا مقابلہ..... کرکے دیکھینگے تو بھی بہت کچھ فرق نمایان
پائینگے۔ انہون نے ایک گروہ کی صورت میں دنیا کو تباہ کیا اور ہلاک کیا اور
طرحطرح کے گناہون سے دنیا کو آلودہ کر دیا۔ لیکن برخلاف اس کے صحابہؓ نے
اور اُن کے بعد آج خدا کے فضل سے احمدیون نے شیطان کا سر کچل دیا اور
أخرين منهم لما يلحقوا بهم کا نظارہ اس خوبی سے دکھلایا۔ کہ قرآن شریف
کی سچائی پر ایک اور دلیل بنی۔ پس احمدیون کے مقابلہ مین اُن لوگون کا بھی
لینا اس طرح سے ہے جیسا کہ ابوجہل کے استقلال کو نبی کریم کے استقلال
کے برخلاف پیش کیا جائے۔ عبادت کی قبولیت اور زہد و تقوی کی سچائی اس
طرح سے ظاہر ہوتی ہے کہ خدا کیطرف سے بھی کچھ علامات ہون۔ کیونکہ ایک
عمل انسان کیطرف سے ہوتا ہے اور دوسرا خدا کیطرف سے اگر نیک عمل
ہو تو نیک نتیجہ مرتب ہوتا ہے اور اگر بد ہو تو بد پس اگر اُن لوگون سے جنکو
آپ نے پیش کیا ہے کچھ ظاہری نیکی دکھائی تھی اور دل سے دکھائی تھی تو خدا
کیطرف سے بھی ایک عمل ہونا چاہیئے تھا۔ اور اسکی نصرت اور مدد اُن کے
شامل حال ہونی چاہیئے تھی۔ لیکن کیا آپ اُن کی اسلامی خدمات پیش کر سکتے ہین

کہ انہون نے دنیا کے لیئے کیا کیا - نہ تو آپ کے پاس اُن کی نیکی کا ثبوت ہے
اور نہ ان کی اسلامی خدمات کا بلکہ برخلاف اس کے تاریخ ان کے ایسے افعال
وحرکات کا پتہ بتاتی ہے کہ پڑہکر اور سُنکر شرم آتی ہے - اسلام کو اُن کے ہاتھون
وہ ضعف پُہنچا - کہ خود آپ بھی اس کا انکار نہین کرسکتے - پھر احمدیون کی دینی خدمات
اور اسلامی جوش کے مقابلہ مین اُن لوگون کے کام پیش کرنا جو دیوانون سے
بڑہکر وقعت نہین رکھتے - کہانتک انصاف ہے اپنے مضمون کا ہیڈنگ الانصاف
رکھکر بے انصافی کرنی سخت حیرت مین ڈالتی ہے - آج جس طرح احمدیون نے
مخالفین اسلام کے جھوٹون کو توڑا ہے اُسکے ہوتے ہوئے پھر اس قسم کے
اعتراض کرنا کہانتک راستی ہے اگر اُن کی عبادت اور تقویٰ اور خشیت الٰہی
ظاہری ہے تو پھر یہ نصرت الٰہی کہان سے آئی - کیا خدا جھوٹون کو بھی مدد دیتا
ہے - باقی رہا یہ سوال کہ حضرت مسیح موعود نے ہوشیاری سے لوگون مین یہ زہد
وتقویٰ پھیلا دیا ورنہ اصل مین وہ جھوٹے ہین - تو یہ اعتراض کل نبیون - اماموں
اور بزرگون پر آتا ہے - برائے مہربانی اگر ان باتون کو تصنع اور بناوٹ سمجھتے ہیں
تو پھر اپنے بزرگون اور اولیاء کی سچائی کے دلائل بیان فرمائین - مین انشاء اللہ
حضرت مسیح موعود کی سچائی کو اسی طرح ثابت کردونگا - ورنہ ضد اور ہٹ کا تو کچھ
علاج ہی نہین -

پھر آپ تحریر فرماتے ہین کہ اگرچہ تعلیم یافتہ لوگ بھی آپ کے پیرو ان
مین ہیں - لیکن اُن کا دماغ مذہبی اصول کے لحاظ سے ادنیٰ حیوانون کے قریب

قریب ہوتا ہے مگر کیا شیعہ تعلیم یافتہ اور ایڈیٹر عصر جدید کے استثنا کا معیار آپ کے پاس ہے۔ افسوس کہ یہاں بھی آپنے اُسی تعصب سے کام لیا ہے۔ کیونکہ کل تعلیم یافتہ گروہ کو ایک ہی سونٹے سے ہانکنا کہاں کا درست ہے احمدی جماعت کے تعلیم یافتہ گروہ نے تو خدا کے فضل سے دنیا بھر میں ایک دھوم مچادی ہے۔ اور یورپ اور امریکہ کو اسلام کا قایل کر دیا ہے۔ اگر ایسے لوگ حیوانوں کا دماغ رکھتے ہیں۔ تو آپ لوگ جو بجائے حق طلبی کے دروغ بیانی پر تلے ہوئے ہیں کس رتبے کے آدمی ہیں۔ کیا وہ اسلام کی خدمت کرنیوالا گروہ اس فتوی کا مستحق ہو سکتا ہے اور پھر خدا کے فضل سے علاوہ تعلیم یافتہ گروہ یعنی انگریزی خوانوں کے احمدی جماعت میں علوم دینیہ کے بھی ایسے ایسے علماء موجود ہیں۔ کہ اُن کی نظیر ملنی مشکل ہے۔ راقم مضمون کو تعلیم یافتہ گروہ کی نسبت ایسا فتوی دیتے ہوئے اس قدر خیال رکھنا ضروری چاہیئے تھا۔ کہ جس کے پرچہ میں اُن کو مضمون دینے کا .... فخر حاصل ہوا ہے وہ بھی۔ بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ ہیں۔ کیا یہ فتوی اُن پر نہیں لگتا۔ مگر اصل بات یہ ہے۔ کہ خواہ وہ کیسے ہیں۔ غریب اور جاہل لوگ اس سلسلہ میں داخل ہوں۔ آپ کچھ اعتراض نہیں کر سکتے اعتراض تب ہوتا ہے۔ جب وہ اس سلسلہ میں داخل ہو کر بھی ویسے ہی بنے رہیں لیکن جب ہم دیکھتے ہیں۔ کہ جو لوگ حقیقت کے متلاشی۔ اور جستجو کنندہ ہو کر اس سلسلہ میں داخل ہوئے وہ باوجود دین سے ناواقف ہونے کے تھوڑے ہی عرصے میں ایسے زبردست ہو گئے کہ بڑے بڑے مخالفین اسلام اُن سے دبنے لگے۔ چنانچہ اسی تعلیم یافتہ

گروہ کا ایک فرد تھا۔ جس نے اس سلسلہ میں ہو کر وہ ترقی کی کہ لاہور کے لاٹ پادری
کو اُس کے مقابلہ میں صاف کہنا پڑا۔ کہ ہم احمدیوں سے گفتگو نہیں کر سکتے اور خود
صحابہ پر ہی نظر ڈالکر آپ دیکھیں کہ اُن میں کیسے لوگ داخل ہوئے تھے کیا وہ
پہلے بھی دین سے واقف تھے۔ کیا جسطرح دین اسلام میں داخل ہو کر اُن پر معارف
وحقایق کھُلے پہلے بھی وہ اُن سے واقف تھے۔ پس جب ہر ایک نبی سے یہی ہوتا
آیا ہے کہ جو لوگ اُس کے سلسلہ میں داخل ہوتے ہیں وہ اکثر اس سے پہلے
دین سے ناواقف ہوتے ہیں۔ تو اس وقت اگر ایسا ہوا تو کیا حرج ہے۔ نبی کی
غرض ہی دینی تعلیم دینی ہوتی ہے۔ اگر لوگ پہلے ہی اُس سے واقف ہوں تو اس
کے آنیکی ضرورت ہی کیا ہے۔ پس جب حضرت مسیح موعود اُسی سنت پر آئے۔ تو
اُن کی جماعت میں بھی ایسے ہی لوگ داخل ہونے چاہئیں جو پہلے دین سے ناواقف
ہوں۔ کیونکہ اگر وہ پہلے ہی سے تیار ہوں تو اُن کو اِس سلسلہ میں داخل ہونیکی
ضرورت ہی کیا ہے؟ ہاں جب انہوں نے اس تعلیم سے واقفیت حاصل کرلی۔ جو کہ حضرت
مسیح موعود نے اُن کو دی۔ تو وہ صحابہ کی طرح دشمنوں پر غالب ہو گئے اور دین
اسلام کی روشنی انہوں نے دنیا میں پھیلائی اور پھیلا رہے ہیں۔ مگر وہ لوگ جنہوں
نے تکبر کیا اور سمجھا کہ ہم خود ہی واقف اسرار دین ہیں وہ ہلاک ہوئے اور مسیح موعود
کی شناخت سے محروم رہے۔ پس اگر یہ تعلیم یافتہ گروہ اور دوسرے لوگ جو اس
سلسلہ میں داخل ہوئے۔ علوم دین سے ناواقف تھے تو کیا حرج ہے۔ کل نبیوں
کے پیرو پہلے ایسے ہی تھے۔ کیا حضرت موسیٰؑ کے وقت میں پتھیرے اور

مسیح کے زمانہ کے ماچھی دینی علوم سے واقف تھے؟ جب نبی کے آنے کی ضرورت ہی یہی ہوتی ہے کہ وہ دینی تعلیم پھیلائے اور ضروری ہے کہ اُس زمانہ کے لوگ دینی علوم سے بے خبر ہو جائیں۔ تو حضرت مسیح موعود کے پیروان پر کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔ اور اگر لوگ پہلے ہی سے دینی علوم سے واقف ہون تو پھر نبی کے آنیکی ضرورت ہی کیا ہوئی۔

پھر آپ تحریر فرماتے ہیں کہ مرزا صاحب کے ساتھ جو علمأ ہیں وہ ایسے ہیں جنہون نے خود شریک ہو کر یہ فرقہ بنایا ہے گویا کہ وہ لوگ خود بھی اس فرقے کے بنانے میں ایک بڑا حصہ رکھتے ہیں اور یہ تمام کام نعوذ باللہ افتراء کا ہے۔ یہ ایک ایسا الزام لگانا ایک ایسے دلیر آدمی کا کام ہے جو کہ خدا تعالےٰ کا ڈر بالکل نہ رکھتا ہو مگر ایک شیعہ کے لئے یہ کام بہت مشکل نہیں کیونکہ جن کے مذہب میں یہانتک وسعت ہے کہ مصلحت کیلئے تقیہ کر کے مشرک کافر اور مرتد ہوتے ہیں کچھ حرج نہین اگر وہ دوسرے لوگون کو بھی ایسا ہی خیال کریں کہ وہ بھی کسی مصلحت کی وجہ سے ایک خاص فرقہ میں داخل ہو گئے ہیں تو کونسی بڑی بات ہے جنہون نے حضرت علیؓ جیسے بزرگ کو ایک منافق (نعوذ باللہ) کی بیعت کروا دی ان سے کیا بعید ہے کہ وہ اپنے مخالفون کی نسبت اب یہ خیال کریں کہ وہ بھی بعض مصلحتوں کی وجہ سے اکٹھے ملکر ایک کام کر رہے ہیں۔ اور ایک خاص مذہب یا فرقہ کی تلقین کر رہے ہیں۔ جب مومنون میں تقیہ کا مسئلہ ہر قسم کے نفاق کو جائز قرار دینے کے لئے موجود ہے تو پھر جو اُن کے مخالف ہیں اُنمیں بدرجہ اولیٰ یہ بات ہونی چاہیئے۔

مگر شیعہ صاحبان کو یاد رکھنا چاہیئے کہ حضرت مسیحؑ کی پاک تعلیم سراسر اس کے خلاف ہے اور وہ نفاق کو بدترین گناہ تصور کرتے ہیں اور شروع سے لیکر آخر تک انکی تعلیم یہی رہی ہے کہ نفاق یا بالفاظِ دیگر تقیہ ایک لعنتی چیز ہے اور کسی بزرگ یا اہل اللہ کا تو ذکر ہی کیا ہے ادنیٰ ادنیٰ مسلمان بھی اس سے پاک اور بری ہیں۔ پس اُنکے متبعین ایسے قبیح فعل کو کیوں کرنے لگے۔ اور پھر وہ لوگ جنکو اس سلسلہ میں داخل ہونیکی وجہ سے گھروں سے نکالا گیا۔ رشتے ناتے کے تعلقات سے الگ کیا گیا جنکے ساتھ کھانا پینا بولنا ایک شرعی جُرم قرار دیا گیا پیام وسلام تک کو منع کیا گیا۔ اور ہر طرح سے دُکھ دینے کی کوشش کی گئی اُن لوگوں کی نسبت ایسا خیال تک کرنا ایک حد درجہ کی بزدلی ہے کیا تقیہ کے دلدادہ اور نفاق کے شیدا ایسی دلیری کی نظیر اپنے اندر بتا سکتے ہیں؟ کیا وہ جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ جیسے بزرگ پر نعوذ باللہ بزدلی اور نفاق کا الزام لگاتے ہیں ان جاں فشاں اور بہادر احمدیوں کی حرف گیری کر سکتے ہیں؟ پس باوجود اسقدر صدق وصفا کے جو ان لوگوں نے دکھایا اور باوجود اس اسلامی غیرت اور دینی جوش کے جو ان سے ظاہر ہوا اُنکی نسبت یہ خیال کرنا کہ اُنہوں نے مرزا صاحب سے ملکر ایک جھوٹ بنا لیا تھا اور اُس کی اشاعت میں اسقدر کوشش کی کہ اپنا جان ومال اور جو کچھ پاس تھا خرچ کر دیا ایک سخت بدظنی ہے اور جب ان لوگوں کی نسبت یہ فتویٰ دیا جا سکتا ہے تو کیوں اُن لوگوں پر یہ الزام نہیں آتا جو کہ باوجود حضرت علیؓ اور امام حسینؓ کی خاموش ہونیکے اُن کی طرف سے ایسے ایسے بڑے دعوے اُنکی طرف منسوب کرتے ہیں کہ احکام شرعی کو بھی بالائے طاق رکھدیتے ہیں سازش اور

منسوبہ تو یہ ہے کہ پیر صاحب تو خاموش رہیں اور مریدین دنیا میں اُن کے بعید از عقل
معجزات کو مشہور کریں جس کا الزام احمدیوں پر نہیں آسکتا بلکہ خود شیعہ صاحبان
اِس کے نیچے آتے ہیں۔ بلکہ احمدیوں پر یہ الزام دینا ایک صریح ظلم ہے۔ اور یہ
جو آپنے لکھا ہے کہ "مرزا صاحب کو بہکا کر دعوائے مسیحائی کروانیوالے بعض خاص
لوگ ہیں جن میں سے ایک وہ صاحب ہیں جو پہلے تو کرسٹان ہوئے پھر مدتی
کرتے رہے اور چونکہ شان اور رسوخ طلبی کی خواہش رکھتے تھے اس لیے
خشیۃ اللہ اور تقدس کا لیکچر دینے لگے اور کامیابی کے ساتھ امام کا لقب حاصل
کیا" سو احمدیوں میں تو ایسا کوئی شخص نظر نہیں آتا اگر آپ دلیری کر کے ایسے شخص کا
نام بتائیں تو پھر ہم آپ کو اس کا جواب بھی انشاء اللہ دیدیں گے لیکن فی الحال
تو اسقدر کہنا کافی ہے کہ یہ صرف آپنے ایک جھوٹ بولا ہے ورنہ ایسے شخص کا
نام آپ ضرور لکھ دیتے ایک صاحب دہلی کے سید مولوی ابوالمنصور صاحب مصنف نوید
جو پہلے عیسائی ہو گئے تھے اور پھر دوبارہ مسلمان ہو کر علم مناظرہ کے امام کہلائے
بیشک ان میں سے بعض باتوں کے مستحق ٹھہرتے ہیں لیکن انکی نسبت اتنا
کہنا چاہتا ہوں کہ نہ تو وہ احمدی ہوئے اور نہ اُن کی نسبت ہم گمان کر سکتے ہیں
کہ وہ شان پسند اور رسوخ طلب تھے اگر آپ کا اُن کی طرف اشارہ تھا تو اُن کے
لڑکے ابتک زندہ ہیں وہ خود آپ کو ان دونوں باتوں کا جواب دے سکتے
ہیں ورنہ ہم میں تو ایسا کوئی بزرگ نہیں جو پہلے عیسائی رہا ہو اور پھر مسلمان
ہو کر امام کہلایا ہو اگر ہے تو آپ نام بتلائیں۔ پھر آپنے مولوی محمد احسن صاحب امروہی

اور مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح کے بارہ میں لکھا ہے کہ اِن دونوں نے
بھی ملکر حضرت اقدسؑ پر زور دیا اور نعوذ باللہ مسیحیت کا جھوٹا دعویٰ کروادیا"
مگر آپ نے اس کی کوئی دلیل نہیں دی اگر اسطرح آپ لوگوں کے قول لایعنی
سے کوئی بات ثابت ہوجاتی ہے تو کل کو کوئی اور شخص اُٹھ کر کہدے گا کہ
حضرت علیؓ یا اور دیگر بزرگ نعوذ باللہ ایمان میں صادق نہ تھے پھر اس کا
جواب آپ کیا دیں گے۔ کیا دنیا آپ کی بات کو بغیر دلیل کے مان لیگی یا
اہل عقل و دانش آپ کی اس خرافات کو قبول کرلیں گے جبکہ ان صاحبان
کے قول سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ بہ صدقِ دل حضرت مسیح موعودؑ پر ایمان لائے
ہیں اور طرح طرح کے جہاد اور کوششیں جو انہوں نے اس راہ میں کی ہیں اس بات کو
ثابت کرتی ہیں تو پھر آپ کس اصول پر اس بے دلیل بات کو پیش کیے جاتے
ہیں کہ ان لوگوں نے مرزا صاحب کے ساتھ ملکر اس سلسلہ کو قایم کردیا اُنکا قول اُنکی
ایمان کو ثابت کرتا ہے اور اُنکا فعل اُنکے یقین پر دلالت کرتا ہے تو پھر آپ کیوں
بار بار اس افترا پردازی سے کام لیتے ہیں شاید یہ اس دماغ سے نکلی ہوئی باتیں ہیں
جس سے حضرت علیؓ کا سلمان رضؓ کو مصلے پر اُڑا کر دنیا کی سیر کرانے اور شبِ معراج
نبی کریمؐ کا عرشِ ربِ ذوالجلال پر حضرت علیؓ کو دیکھنے کے بیہودہ اور جھوٹے
قصے نکلے ہیں۔ اگر آپ اسطرح کے بیہودہ اعتراض کریں گے تو پھر کسی نبی کے
پیرو ان اُن سے بچ نہ سکیں گے۔ کیا ثبوت ہے کہ حضرت نوحؑ کے پیروؤں
نے اُن سے ملکر وہ نبوت کا کھڑاگ نہ کھڑا کر لیا ہو پھر اسی طرح حضرت موسیٰ

وعیسیٰ کے ساتھیوں اور حواریوں نے اُن سے سازش نہ کر رکھی ہو؟ جو دلایل اُن انبیاءؑ اور اُن کے مریدین کی سچائی اور پاکیزگی نفس کے آپ پیش کر سکتے ہیں وہی خدا کے فضل سے ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور اُن کے مریدین کی صداقت اور اخلاص کے ثبوت کے لیے دے سکتے ہیں یاد رکھو درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے اسی طرح ایک نبی اور اس کے ماننے والوں کی سچائی کے لیے اُن کی پاکیزگی تقویٰ طہارت نیک تعلیم اور اُسپر خود عمل کرنا ایمان باللہ معرفت کاملہ اور خدمات دینیہ اور بہی خواہی بنی نوع انسان اور صدق وصفا ایک بیّن ثبوت ہیں پس جب انبیاء کرامؑ اور انکی تابعین میں ہم نے ان باتوں کا مشاہدہ کر لیا تو اُنپر اعتراض کرنا ہمارے لیے ہلاکت کا موجب ہے اسی طرح اُن کی طرز پر اس زمانہ میں حضرت مسیح موعودؑ کا نزول ہوا اور اُن کے مریدین نے وہی پاکیزگی اور ایمان باللہ اور اعمال صالحہ دکھلائے تو پھر باوجود اُن کے اقوال و افعال کے بے جا طعن و تشنیع سے کام لینا کہاں کی ایمانداری ہے۔ باقی آئندہ انڈیئر

اشتہار

العزیز بٹالہ | قومی خادم۔ اسلام کا حامی۔ مسلمانوں کا غمخوار۔ گورنمنٹ عالیہ کے احسانات کا مشکور۔ سلف صالحین کے کارناموں کا مرقع۔ معلومات کا گنجینہ۔ حافظ صحت۔ دلچسپ اور مفید عام مضامین کا ماہواری سلسلہ۔ قیمت سالانہ اور ہر خریدار کو اخبار اختر سے ماہی اور مبلغ عار روپیہ کی کتابیں مفت دیجاتی ہیں۔

المشتہر۔ قاضی غلام محی الدین اخگر صدیقی منیجر العزیز بٹالہ۔

ڈائری

صبر فرمایا کہ وہ ایمان کیا ہے۔ اگر کوئی شخص کسی چیز کو یا کسی انسان کو خدا پر مقدم نہ کرے جب تک ہر ایک چیز کو خدا پر مقدم نہ کیا جائے تو وہ شرک کہلاتا ہے۔ دیکھو ہمیں دو دفعہ موقعہ پیش آیا ہے ایک دفعہ تو مولوی عبدالکریم صاحب کی وفات پر جبکہ نہایت زور سے دعا مانگنے کے بعد الہام ہوا اِنَّ المنایا لا تطیش سہامہا۔ اور پھر بھی دعاؤں کا سلسلہ جاری رہا۔ تو الہام ہوا کہ یا ایہا الناس اعبدوا ربکم الذی خلقکم۔ یعنی اے لوگو اس خدا کی پرستش کرو جس نے تم کو پیدا کیا۔ پھر مبارک احمد کی وفات کے وقت بھی یہی الہام ہوا۔ کہ اِنَّ المنایا لا تطیش سہامہا۔ اور پھر الہام ہوا۔ کہ یا ایہا الناس اعبدوا ربکم الذی خلقکم۔ یعنی اس شخص نے مرنا ضرور ہے اور عبادت کے لایق وہی ہے جس نے تمکو پیدا کیا ہے یعنی زندہ رہنے والا وہی ہے۔ اسی سے دل لگاؤ۔ پس ایمانداری تو یہی ہے کہ خدا سے خاص تعلق رکھا جائے اور دوسری سب چیزوں کو اس کے مقابلہ میں ہیچ سمجھا جائے اور جو شخص اولاد کیا والدین کو یا کسی اور چیز کو ایسا عزیز رکھے کہ ہر وقت اُنہیں کا فکر رہے تو وہ بھی ایک بُت پرستی ہے۔ بُت پرستی کے یہی تو معنے نہیں کہ ہندو کیطرح بُت لیکر بیٹھ جائے اور اُس کے آگے سجدہ کرے حد سے زیادہ پیار و محبت بھی عبادت ہی ہوتی ہے ہمیں تو بچپن سے اس بات کی سمجھ آگئی تھی۔ اور اب بھی ہمارا لڑکا مبارک احمد

فوت ہو گیا ہے اور اگر ایک مبارک کی جگہ لاکھ مبارک بھی آجائے اور خدا تعالےٰ فرمائے کہ یا اِنکی طرف جاؤ یا ہماری طرف تو قسم بہ خدا ایک منٹ کیلئے یا ایک سیکنڈ کے لیئے بلکہ اُس کے ہزارویں حصہ کے لیئے کبھی دل میں یہ خیال نہ پیدا ہو۔ کہ اُسکی طرف نہ جائیں اور مبارک احمدؐ کی طرف چلے جاویں۔ اولاد چیز کیا ہے؟ بچپن سے مان اسپر جان فدا کرتی ہے مگر بڑے ہو کر دیکھا جاتا ہے کہ بہت سے لڑکے اپنی مان کی نافرمانی کرتے ہیں۔ اور اس سے گستاخی سے پیش آتے ہیں پھر اگر فرمانبردار ہوں بھی تو دکھ درد اور تکلیف کے وقت وہ اُسکو ہٹا نہیں سکتے ذرا سا پیٹ میں درد ہو تو تمام عاجز آجاتے ہیں نہ بیٹا کام آسکتا ہے نہ باپ نہ ماں نہ کوئی اور عزیز اگر کام آتا ہے تو صرف خدا۔ پس ان کی اس قدر محبت اور پیار سے فائدہ کیا جس سے شرک لازم آئے خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ انما اموالکم واولادکم فتنہ۔ اولاد اور مال انسان کے لئے فتنہ ہوتے ہیں۔ دیکھو اگر خدا کسی کو کہے کہ تیری کل اولاد جو مر چکی ہے زندہ کر دیتا ہوں مگر پھر میرا تجھ سے کچھ تعلق نہ ہوگا۔ تو کیا اگر وہ عقلمند ہے اپنی اولاد کی طرف جانیکا خیال بھی کریگا؟ **پس انسان کی نیک بختی یہی ہے کہ خدا کو ہر ایک چیز پر مقدم رکھے**۔ جو شخص اپنی اولاد کی وفات پر بُرا مناتا ہے۔ وہ بخیل بھی ہوتا ہے کیونکہ وہ اس امانت کے دینے میں جو خدا نے اس کے سپرد کی تھی بخل کرتا ہے۔ اور بخیل کی نسبت حدیث میں آتا ہے کہ اگر وہ جنگل کے دریاؤں کے برابر بھی عبادت کرے تو وہ جنت میں نہیں جائیگا۔ پس ایسا شخص جو خدا سے زیادہ کسی چیز کی محبت کرتا ہے اس کی عبادت نماز روزہ بھی کسی کام کے نہیں۔ حضرت ایوب کی طرف

دیکھو کہ وہ کیسے صابر تھے۔ خدا تعالےٰ نے اُن کا ذکر قرآن شریف میں بھی کیا ہے۔ کہ وہ
میرا ایک صابر بندہ ہے پہلی کتابوں میں اُن کا ذکر بالتفصیل لکھا ہے کہ شیطان نے
خدا تعالےٰ سے کہا کہ ایوبؑ کیوں صبر نہ کرے اُسکو تو نے مال دیا ہے دولت
دی ہے غلام دیئے ہیں نوکر چاکر دیئے ہیں۔ اولاد دی ہے بیوی دی ہے صحت
دی ہے تو خدا تعالےٰ نے فرمایا کہ تو اُس کو آزما۔ اسپر پہلے تو اُنکی بھیڑ بکریاں ماری
گئیں پھر اور بڑے بڑے جانور مارے گئے مگر پھر بھی حضرت ایوب نے صبر سے کام
لیا اس پر شیطان نے کہا کہ ابھی اس کے پاس دولت اور غلام اور اولاد ہے۔
وہ صبر کیوں نہ کرے اُسپر اُسکے غلام بھی مر گئے پھر انہوں نے صبر کیا۔ یہانتک
کہ ہوتے ہوتے سب کچھ ہلاک ہو گیا ایک وہ اور ایک اُنکی بیوی رہ گئیں۔ پھر بھی
شیطان نے کہا کہ ابھی ان کی صحت درست ہے اسپر ان کو جذام ہو گیا
یعنی کوڑھ ہو گیا۔ پھر بھی انہوں نے صبر سے کام لیا۔ پس جب وہ اس طرح
صابر اور صادق ثابت ہوئے تو خدا تعالےٰ نے اُن کو آگے سے بھی
زیادہ مال و دولت غلام لونڈیاں اور اولاد عطا فرمائی اور صحت بھی عطا
فرمائی۔ پس جب انسان صبر سے کام لے تو اُسکو سب کچھ ہی مل رہتا
ہے۔ انسان کو چاہیئے کہ جو کام کرے خدا کی رضا کے مطابق کرے
شیخ سعدی صاحب کیا عمدہ فرماتے ہیں کہ ؎

کہ بے حکم شرع آب خوردن خطاست ۔ اگر خون بفتویٰ بریزی رواست

یعنی اگر تم خدا کے منشاء کے برخلاف پانی پیو۔ تو وہ گناہ ہے

لیکن اگر اس کے حکم کے مطابق خون بھی کر دو۔ تو جائز ہے۔ پس میں تم کو سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ خدا کے سوا جس چیز کی انسان کو خواہش کرتا ہے نہ وہ اُسکو ملتی ہے۔ نہ خدا کیونکہ اس کے سوا ہر ایک چیز فانی ہے۔ لیکن جو شخص خدا کو پسند کرتا ہے۔ اُس کو خدا بھی ملتا ہے اور دوسری چیزیں بھی ملتی ہیں۔ اور اُسکی جو خواہش ہوتی ہے۔ وہ پوری ہو کر رہتی ہے۔ اب میں نے جو کچھ خدا کے لیئے کہنا تھا۔ وہ کہہ چکا۔ تمکو چاہیئے۔ کہ اپنے دین کی حفاظت کرو۔

دار الکتب احمدیہ

ایک قومی ضرورت

اِس بات سے کون ناواقف ہی کہ بغیر علم کے انسان حیوان سے بدتر ہے اور علوم مختلف قسم کے ہوتے ہین جو مختلف طریقوں سے سیکھے جاتی ہیں مگر سب سے زیادہ جسکی انسان کو ضرورت ہے وہ دینی علم ہی جس کے لیے خدا تعالیٰ وقتاً فوقتاً اپنے نبی بھیجتا ہی اور جس علم کو کامل کرنیکے لیے اُس نے قرآن جیسی پاک کتاب نازل فرمائی ہی وہ جو علوم دینی سے ناواقف ہوتے ہیں اُنکا ایمان ہر وقت خطرہ کی کیحالت میں ہوتے ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ ہر ایک فرقہ اور مذہب کے لوگ اپنے دینی علوم کو سیکھنے میں کوشاں رہتے ہیں۔ اِسوقت جبکہ خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ایک نبی کو ہم میں بھیجا ہی ہمارے لیے بھی ضروری ہی کہ ہم اُن علوم کے خزانہ سے جو وہ ہمارے لیے چھوڑ گیا ہی فایدہ اُٹھائیں اور اُسکے پیروان نے جو کچھ کوشش دین کے پھیلانیکے لیے کی اُسکو بھی مدنظر رکھیں اور خاصکر وہ لوگ جو قادیان میں رہتے ہیں یا یہاں کچھ دنوں کے لیے آتے ہیں اُنکے لیے تو یہ ضروری اور لازمی ہے مگر میں دیکھتا ہوں کہ اُسکے لیے ابتک کوئی متحدہ کوشش نہیں ہوئی اس ضرورت کو پورا کرنیکے لیے لازمی ہے کہ ہم اُس تمام ذخیرۂ کتب کو جمع کریں جو ہمارے مذہبی علوم کے سیکھنے میں کارآمد ہوسکتی ہیں مگر قادیان میں اس قسم کی کوئی لائبریری نہیں جہان بیٹھکر

تمام احمدی خواہ قادیان کے یا باہر کے آئی ہوئے کسی وقت کتب دینیہ کے مطالعہ سے اپنے ذخیرہ معلومات کو بڑھا سکیں اسلیے انجمن تشحیذ الاذہان نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ اس ضرورت کو پورا کرے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح کے مشورہ سے ایک دارالکتب یا لائبریری کھولنے کی صلاح ہے جو دن کے اکثر حصہ میں کھلا رہیگا اور وہ لوگ جو قادیان آتے ہیں بجائے اپنا وقت کسی اور جگہ لگانے کے اسجگہ بیٹھ کر دینی علوم میں ترقی کر سکیں گے۔ اس کتب خانہ میں حضرت اقدس ع کی کل کتب اور اشتہار اور دیگر تمام احمدیوں کی کتابیں خواہ کسی زبان میں ہوں رکھی جائیں گی اور اسکے علاوہ کتب حدیث اور تاریخ وغیرہ بھی رکھی جائینگی۔

حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفۂ خلیفۃ اللہ نے اس کتب خانہ کیلیے اپنا کتب خانہ اور مبلغ دس ۱۰ روپیہ چندہ دیا ہے اسی طرح اور احباب نے بھی اس کار خیر میں بہت کچھ مدد دی ہے مگر اسکی عمارت کے لیے اور دیگر سامان کے لیے کم سے کم مبلغ ایک ہزار روپیہ کی ضرورت ہوگی جن کے لیے قادیان میں چندہ کر کے قریباً ڈیڑھ سو روپیہ جمع کیا گیا ہے۔ اب دیگر جماعتوں سے التماس ہے کہ وہ اپنی اپنی جگہ اس کار خیر کے لیے چندہ کر کے یہاں روانہ فرماویں۔ چندہ یا تو خاکسار کے نام پر آنا چاہیے یا مکرمی ماسٹر محمد الدین صاحب بی۔ اے سکرٹری انجمن تشحیذ الاذہان کے نام۔ اس چندہ کی مفصل فہرست رسالہ تشحیذ الاذہان میں ہر ماہ نکلتی رہے گی اور اسی طرح انشاء اللہ بدر اور الحکم میں بھی شائع ہوتی رہیگی۔ میں امید کرتا ہوں کہ احمدی جماعت کے پرجوش ممبر اس کام میں بڑھ بڑھکر حصہ لیں گے اور ثواب دارین حاصل کرینگے۔ اب میں ایسے لوگوں کے لیے جو اس کام میں ہاتھ بٹائیں برکت اور سلامتی کی دعا کرتا ہوا اس اشتہار کو ختم کرتا ہوں۔ والسلام۔

خاکسار

مرزا بشیر الدین محمود احمد خلف حضرت مسیح موعود علیہ السلام

باہتمام شیخ یعقوب علی صاحب انوار احمدیہ مشین پریس قادیان میں چھپا